استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہ

# تنہا انجمن

مخدوم العماء و الصلحاء حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سحر بیانی اور مقبولیت خطابت اور ہمدردی و خیر خواہی عامہ کے اعتبار سے ہند و پاک میں مقبول عام و خاص تھے۔ وہ تنہا انجمن تھے۔ جہاں ہوتے تمام کی نظریں انہی کی طرف ہوتیں۔ وہ اپنے ظاہری و باطنی کمالات میں بے نظیر تھے۔

وہ ہماری تعریف و توصیف کے محتاج نہیں انکی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھلانے کی مثال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ البتہ انکا مخلصانہ تعلق اور دوستانہ علاقہ جو اس احقر اور مدرسہ خیر المدارس سے تھا۔ اس کو کلیتہً معرض اخفاء میں رکھنا ایک طرح کی ناشکری ہے۔ اس لئے مختصراً عرض کیا جاتا ہے۔

کہ تخمیناً عرصہ تیس سال سے سفر و حضر میں بے شمار ملاقاتوں کی نوبت آتی رہی۔ اس عرصہ میں بعض امور میں نظریاتی یا عملی اختلافات بھی پیش آتے رہے۔ مگر حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کے اخلاص و تعلق اور میل جول میں رتی برابر فرق نمودار نہیں ہوا۔ مدرسہ خیر المدارس کو ہمیشہ اپنا مدرسہ سمجھتے رہے۔ اور اس کے جلسوں کو اپنے جلسے سمجھ کر ہر جلسہ میں تشریف لاتے رہے۔ کبھی مع اہل و عیال اور کبھی تنہا جلسہ کے پورے دن قیام فرماتے رہے۔ مجھے ان کے اخلاق واخلاص کے علاوہ ان کے کمالات نے بھی عقیدت مند بنا چھوڑا تھا۔

شاہ جی کو بزرگوں کے تمام اردو ترجموں میں سب سے زیادہ عقیدت و محبت مولانا شاہ عبد القادر دہلوی کے ترجمہ قرآن سے تھی۔ خود حضرت شاہ جی پنجابی زبان کا نہایت اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ قرآن کریم کی آیات کا پنجابی ترجمہ جچے تلے الفاظ میں نہایت صحیح فرماتے۔ انکا پنجابی ترجمہ مجھے اتنا پسند آیا کہ میں نے دو مرتبہ ان سے درخواست کی کہ آپ تقریروں میں تخفیف کر کے قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ لکھ دیں۔ تاکہ اس کا نفع عام اور تام ہو۔ شاہ جی اپنے وعظ میں احادیث صحیحہ بیان کرتے اور ان کا ترجمہ نہایت معنیٰ خیز شگفتہ الفاظ میں بیان کرتے۔

ان کی مجالس اکثر مخلوط ہوتیں اور ہر طبقہ سے ان کے تعلقات وابستہ تھے۔ مگر اکابر علماء دیو بند کے عقائد و مسلک پر اس قدر مضبوط و محکم تھے کہ کوئی چیز سرِ مو ان کو اس سے ہٹا نہ سکی۔